سوانح حیات
حضرت مفتی جہانگیر صاحب
قادری برکاتی رضوی امجدی اعظمی علیہ رحمۃ المولی القوی
مرتبہ
خلیفۂ مفتی اعظم ہند
حضرت الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی نوری پیلی بھیتی
سربراہ اعلیٰ شعبۂ ہدایت الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر کچہری روڈ پیلی بھیت شریف فون نمبر ۲۲۹۶۸

سوانح حیات

حضرت مفتی جہانگیر صاحب

قادری برکاتی رضوی امجدی اعظمی علیہ رحمۃ المولی القوی

مرتبہ

خلیفۂ مفتئ اعظم ہند

حضرت الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی نوری پیلی بھیتی

سربراہِ اعلیٰ سرپرست ہدایت الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر کچہری روڈ پیلی بھیت شریف فون نمبر ۴۲۹۶۸

ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَا وَعَلٰی ذُرِّیَّتِهٖ وَاٰلِهٖ اَبَدَ الدُّهُوْرِ وَکَرَّمَا

ولادت باسعادت استاد الاساتذہ عارف باللہ بحر العلوم شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مولوی الحاج شاہ حافظ قاری مقری مفتی محمد احمد جہانگیر خاں صاحب رضوی اعظمی کی ولادت باسعادت اعلیٰحضرت سرکار فاضل بریلوی کے سالِ وصال ۱۳۴۰ھ ہجریہ قدسیہ میں بتاریخ شب عاشورۂ مبارکہ ۱۰ محرم الحرام کو بمقام فتح پور تال نرجا ضلع اعظم گڑھ یو۔پی میں ہوئی۔ اعلیٰحضرت سرکار فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے وصال کے وقت مفتی صاحب ایک ماہ پندرہ روز کے تھے ــــــــــ

اسم گرامی حضرت مفتی صاحب نے مدینۂ طیبہ میں فقیر نوری راقم الحروف محمد امانت رسول رضوی برکاتی سے اپنی تاریخ وصال اسی طرح بیان فرمائی۔ برادر معظم حضرت الحاج حافظ محمد عنایت رسول صاحب رضوی خلیفۂ حضرت مفتی جہانگیر صاحب بھی ہمراہ تھے اور فرمایا فقیر کا نام محمد احمد رکھا گیا عرف جہانگیر قرار پایا اور شاعری میں تخلص احمد کرتا ہوں ــــــــــ

فتح پور تال نرجا ضلع اعظم گڑھ یو پی میں فتح پور تال نرجا ایک قدیم آبادی ہے کہتے ہیں کہ اکبر بادشاہ کے دور حکومت میں فتح محمد خاں نے اپنے بھائی عبد الحمید خاں کے ساتھ ملکران اطراف کے راجاؤں کو شکست فاش دی۔ پھر فتح محمد خاں نے فتح پور آباد کیا۔ اور عبد الحمید خاں نے حمید پور آباد کیا۔ دونوں گاؤں میں دو میل کا فاصلہ ہے۔ تال نرجا ایک قدرتی تالاب ہے جسکے شمالی ساحل پر فتح پور آباد ہے اور مغربی ساحل پر حمید پور آباد ہے اور جنوبی ساحل پر نظام الدین پور وغیرہ کئی آبادیاں ہیں ــــــــــ

والد ماجد

حضرت مفتی جہانگیر صاحب کے والد کا اسم گرامی جناب فصاحت حسین خاں صاحب ہے۔ جناب فصاحت حسین خانصاحب علیہ الرحمہ صوفی مشرب الںسان تھے اور ایسے پابند جماعت تھے کہ پنجوقتہ اذان خود کہتے تھے

بسم اللہ خوانی

حضرت مفتی جہانگیر صاحب کی رسم بسم اللہ خوانی چار برس چار ماہ چار دن کی عمر میں ادا ہوئی اسکے بعد والد صاحب اپنے ساتھ مسجد لیجاتے۔ مفتی صاحب نے فرمایا۔ والد صاحب کی برکت سے جہانگیر بھی بچپن ہی سے باجماعت نماز پڑھنے کا عادی ہوگیا

عالم طفلی کے حالات

جناب فصاحت حسین خانصاحب کی اولاد میں سات بیٹیوں اور چار بیٹوں کے بعد مفتی جہانگیر صاحب سب سے چھوٹے فرزند ہیں۔ والد ماجد اسقدر محبت و شفقت فرماتے کہ بازار سے جب کوئی میٹھا وغیرہ نیاز فاتحہ کے لیئے یا پھل وغیرہ لاتے تو تین سال کی عمر ہو جانے کے بعد اپنے اسی چھوٹے صاحبزادے کو تقسیم کا حکم فرماتے اور مفتی صاحب کا نام محمد احمد ہونے کی وجہ سے آپکے سب بھائی بہن اہل خانہ بھی پیار و محبت سے یہی چاہتے کہ مفتی جہانگیر صاحب کے ہاتھوں ہی سے ہمکو یہ تبرک ملے۔ چنانچہ اس ننھی سی عمر میں ایسے عدل والنصاف سے تقسیم فرماتے کہ کسی کا حصّہ کم و بیش نہ ہوتا اسی بنا پر سب لوگ آپکو جہانگیر عادل کے نام سے پکارنے لگے

اساتذۂ کرام اور تعلیم و تربیت

ابتدائی تعلیم حضرت مولینا حافظ علیم اللہ صاحب نقشبندی سے پائی۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے بعد حفظ بھی انھیں سے شروع کیا لیکن حفظ کی تکمیل مدرسہ انوار القرآن قصبہ جین پور ضلع اعظم گڑھ میں جناب حافظ ریاض الدّین صاحب اعظمی کی شفقت و محبت سے ہوئی۔ حافظ ریاض الدین صاحب مفتی صاحب سے بے پناہ محبت فرماتے تھے نماز کا وقت ہوتا تو خود نماز نہیں پڑھاتے آپ سے پڑھواتے تھے۔ حفظ کی تکمیل کے دوران ہی حضرت علاّمہ مفتی بدر الدین صاحب رضوی (مصنّف سوانح

اعلیٰ حضرت) سے فارسی کی پہلی اور دوسری پڑھی پھر مولینا خلیل احمد صاحب سے گلستاں سعدی، بوستاں سعدی، شرح مائۃ عامل اور ہدایۃ النحو تک کتابیں حفظ قرآن کریم کے ساتھ پڑھیں پھر بریلی شریف حاضر ہوکر دارالعلوم منظر اسلام میں داخلہ لیا۔ حضرت مفتی صاحب فرماتے تھے افقہ الفقہاء حضرت مولینا مفتی سید افضل حسین صاحب رضوی تلمیذ و خلیفہ مفتی اعظم ہند و شیخ الحدیث منظر اسلام سے بہت فیض پایا۔ نورالایضاح پڑھنے کے زمانے میں درمختار اور عالمگیری وغیرہ سے مسائل استخراج کرائے جبھی سے فقہی بصیرت شروع ہوئی۔ باقی تعلیم الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں ہوئی۔ جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں آپ متعلم بھی تھے اور معین المدرسین کی حیثیت سے معلّم بھی۔

حضرت مفتی بدرالدّین صاحب استاد بھی شاگرد بھی

چنانچہ اسی زمانے میں مفتی جہانگیر صاحب کے فارسی کی پہلی اور دوسری کے اُستاد حضرت مفتی بدرالدین صاحب رضوی شیخ الحدیث دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف نے مفتی جہانگیر صاحب سے شرح جامی اور تجوید و قرأت پڑھی چونکہ مفتی صاحب بچپنے ہی میں حفظ و قرأت کی دولت سے سرفراز ہو چکے تھے۔ حضرت مفتی جہانگیر صاحب فرماتے تھے اسی وجہ سے مولانا بدرالدین صاحب مجھے سیّدی کہتے جبکہ میں انھیں اُستاذی سے خطاب کرتا۔

درس حدیث کے تلامذہ

مندرجہ ذیل علماء، مفتیان کرام نے حضرت مفتی جہانگیر صاحب سے درس حدیث لیا حضرت مفتی صاحب سے شرح جامی اور کافیہ وغیرہ پڑھی۔

١ حضرت مولانا شاہ مفتی بدرالدین صاحب رضوی شیخ الحدیث فیض الرسول براؤں شریف۔

٢ نبیرۂ حضور اشرفی میاں حضرت مولینا مفتی سید حامد اشرف صاحب اشرفی کچھوچھوی صدرالمدرسین دارالعلوم محمدیہ بمبئی۔

٣ حضرت مولانا شاہ مفتی کاظم علی صاحب شیخ الحدیث مدرسہ تدریس الاسلام بستی۔

٤ شہزادۂ شیر بیشۂ سنّت حضرت مولانا شاہ مفتی محمد مشاہد رضا خاں صاحب حشمتی پیلی بھیتی۔

۵ شہزادۂ نبیرۂ حضور اشرفی میاں صاحب حضرت مولانا سید اظہار اشرف صاحب اشرفی سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف

۶ حضرت مولینا سید جمیل اشرف صاحب اشرفی جیلانی

۷ حضرت مولینا شمس اللہ صاحب رضوی بستوی

۸ حضرت مولینا نذیر احمد صاحب پیلی بھیتی

۹ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب بستوی

۱۰ حضرت مولانا حکیم نعیم الدین صاحب رضوی گورکھپوری صدر المدرسین دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف

فراغت

حضرت مفتی جہانگیر صاحب نے ۱۳۷۳ھ میں دار العلوم شاہ عالم احمد آباد گجرات سے فراغت پائی اور سندِ فراغت سے سرفراز کیے گئے

اساتذۂ کرام

حضرت مفتی جہانگیر صاحب نے مندرجہ ذیل بزرگان دین اساتذہ کرام سے تحصیل علم کیا

۱ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ شاہ مفتی محمد امجد علی صاحب انصاری اعظمی رضوی علیہ الرحمہ (مصنف بہارِ شریعت)

۲ شہزادۂ اعلٰحضرت قطبِ عالم حضرت علامہ شیخ مصطفٰے رضا صاحب مفتی اعظم ہند بریلوی علیہ الرحمہ

۳ بحر العلوم تلمیذ و خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی سید افضل حسین صاحب رضوی مونگیری علیہ الرحمہ شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی شریف

۴ حافظ ملت حضرت علامہ شاہ مفتی عبد العزیز صاحب انصاری امجدی رضوی بانی الجامعۃ الاشرفیہ سنی عربی یونیورسٹی مبارک پور اعظم گڑھ

۵ شیخ العلماء حضرت مولانا شاہ غلام جیلانی صاحب رضوی اعظمی علیہ الرحمہ

۶ استاد العلماء حضرت مولانا حافظ عبد الرؤف صاحب رضوی اعظمی علیہ الرحمہ

۷ شیخ الحدیث منظر حق حضرت علامہ مفتی عبد المصطفیٰ صاحب انصاری اعظمی رضوی علیہ الرحمہ ــــ

۸ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سلیمان صاحب بھاگلپوری علیہ الرحمہ ــــ

شرف بیعت

۱۳۶۴ھ میں حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ اعلیٰحضرت سرکار کے تلمیذ و خلیفہ اعظم ہند فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا شاہ مفتی محمد امجد علی صاحب انصاری اعظمی رضوی برکاتی قدس سرہ القوی سے بیعت ہوئے اور وقتاً فوقتاً علم شریعت و طریقت و تصوف اور ہدایات سلوک حضرت صدر الشریعہ سے لیتے رہے ــــ

اجازت و خلافت

۱۳۶۷ھ میں جب حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا وصال ہوگیا تو ۱۳۷۰ھ میں شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدار اہلسنت قطب عالم پندرہویں صدی کے مجدد حضور مفتی اعظم ہند علامہ شیخ مصطفیٰ رضا صاحب بریلوی قدس سرہ القوی کی خدمت بابرکت میں قلب مضطرب کو لیکر حاضر ہوئے اور حصول فیض کے لیے طالب ہوئے اور تجدید بیعت فرمائی۔ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ الواحد نے حضرت مفتی جہانگیر صاحب کو اپنی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا اور قادری چشتی سہروردی نقشبندی چار سلسلوں کی اجازات تامہ سے نوازا:

فتویٰ نویسی

فتویٰ نویسی کی ابتدا زمانہ تعلیم ہی میں ہوگئی تھی۔ بریلی شریف کے قیام کے زمانہ میں بحر العلوم استاذ العلما حضرت علامہ سید افضل حسین صاحب رضوی اور شہزادۂ اعلیٰحضرت شیخ الفقہا والاتقیا حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہما سے فتویٰ نویسی سیکھی اور اصلاح لی سیکڑوں فتووں پر سرکار مفتی اعظم ہند نے الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم لکھ کر دستخط فرمائے۔ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ بچپن میں مفتی جہانگیر صاحب کی فتویٰ نویسی سے بہت خوش ہوتے اور صحت جواب پر بہت دعائیں دیتے۔ حضرت مفتی جہانگیر صاحب فرماتے تھے کہ ان دعاؤں کی برکت ہمیشہ پاتا ہوں۔ پھر جامعہ اشرفیہ میں حافظ ملت جلالۃ العلم علامہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب امجدی محدث مبارکپوری بانی سنی عربی یونیورسٹی جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے حکم سے معین المدرسین

کے ساتھ ساتھ معین المفتی بھی ہوئے اور فتویٰ نویسی بھی فرمائی۔ اور دار العلوم شاہ عالم احمد آباد میں بھی متعلم و مفتی و مدرس تھے۔

درس و تدریس اور منصبِ شیخ الحدیث

حضرت مفتی جہانگیر صاحب کی ذات بابرکات کے ذریعہ اشاعت علوم کا آغاز تو جامعہ اشرفیہ مبارکپور اور دار العلوم شاہ عالم گجرات میں زمانۂ طالب علمی ہی میں ہو چکا تھا۔ جیسا کہ سطورِ بالا میں گزر چکا مگر باقاعدہ مسند نشینی درس انوار العلوم قصبہ جین پور ضلع اعظم گڑھ میں ہوئی۔

۱۳۷۵ھ کے اواخر میں مفسرِ اعظم ہند نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا شاہ مفتی ابراہیم رضا خانصاحب جیلانی میاں بریلی علیہ الرحمۃ القوی نے مرکز اہلسنّت دار العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف میں طلب فرمالیا۔ مفتی جہانگیر صاحب ۱۳۷۵ھ سے ۱۳۸۷ھ تک تقریباً ۱۲ سال منظرِ اسلام میں نائب صدر المدرسین اور مفتی کے منصب پر فائز رہے۔ اس بارہ سال کے عرصے میں ہزاروں تشنگان علوم دینیہ آپ کی ذات بابرکات سے مستفید ہوئے۔ پھر ۱۳۸۸ھ میں دار العلوم شاہ عالم احمد آباد گجرات تشریف لے گئے ۱۳۸۹ھ تک خدمت انجام دیتے رہے۔ ۱۳۹۰ھ میں اراکین مدرسہ انوار العلوم جین پور کی دعوت پر دوبارہ تشریف لے گئے تقریباً دو سال تک وہاں تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۱۳۹۱ھ اراکین انجمن تعلیم الاسلام ادے پور راجستھان کی دعوت پر مفتی اہل سنّت راجستھان کی حیثیت سے تشریف لے گئے اور ۱۳۹۵ھ تک تقریباً پانچ سال وہاں فتویٰ نویسی کی خدمت انجام دیتے رہے ۱۳۹۶ھ میں مدرسہ تدریس العلوم ضلع بستی تشریف لے گئے وہاں تقریباً ایک سال تدریسی خدمات انجام دیں ۱۳۹۷ھ میں ریحان ملّت نبیرۂ اعلیٰحضرت علامہ مولانا شاہ ریحان رضا خانصاحب بریلوی علیہ الرحمہ نے دار العلوم منظر اسلام میں بحیثیت شیخ الحدیث آپ کو بلالیا۔

۱۳۹۸ھ کے آخر میں حضرت ریحان ملّت علیہ الرحمہ سے رخصت لیکر بمبئی کے احباب

حضرت مفتی جہانگیر صاحب کو مفتئ اہلسنّت بمبئی کی حیثیت سے مرکزی مینارہ مسجد لیگئے اہلسنّت
مفتی جہانگیر صاحب ۱۳۹۹ھ سے ۱۴۰۱ھ تک مینارہ مسجد بمبئی میں تشریف فرما رہے بعدہٗ اودیپور کے عشاق ومریدین نے بلالیا پھر مستقل رہائش بھی اودے پور ہی میں فرمائی ـــــــــــــ

عقدِ مسنون

حضرت مفتی جہانگیر صاحب کا عقدِ مسنون ۱۳۷۲ھ میں دورانِ تعلیم ہوا

مفتی صاحب کے چند مشہور تلامذہ

حضرت مفتی جہانگیر صاحب کے شاگردوں کی فہرست بہت طویل ہے مگر اُن میں سے مشہور ومعروف تلامذہ کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں ـــــــــــــ

۱ نبیرۂ اعلٰحضرت ریحان ملّت حضرت علامہ شاہ ریحان رضا خانصاحب رحمانی میاں مہتمم مرکز اہلسنت دار العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف ـــــــــــــ

۲ جانشین مفتی اعظم ہند نبیرۂ اعلٰحضرت تاج الاسلام علاّمہ مفتی شاہ محمد اختر رضا خانصاحب ازہری میاں بریلی شریف ـــــــــــــ

۳ محدّثِ اعظم مبارک پور استاذ العلما شہزادۂ صدر الشریعہ علاّمہ مفتی ضیاء المصطفٰی صاحب انصاری رضوی اعظمی شیخ الحدیث سنّی عربی یونیورسٹی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

۴ نبیرۂ حضور اشرفی میاں حضرت علامہ مولانا سیّد حامد اشرف صاحب اشرفی کچھوچھوی صدر المدرسین دار العلوم محمدیہ بمبئی ـــــــــــــ

۵ شہزادۂ محدّثِ اعظم حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب سجادہ نشین خانقاہ محدث اعظم کچھوچھہ شریف ـــــــــــــ

حضرت مفتی جہانگیر صاحب نے مدینۂ پاک میں اکثر فرمایا کہ مولانا سید محمد مدنی میاں کچھوچھوی فقیر کے شاگرد بھی ہیں ـــــــــــــ

۶ شہزادۂ شیر بیشۂ اہلسنت مناظرِ اسلام حضرت علامہ شاہ مفتی محمد مشاہد رضا خانصاحب

سجّادہ نشین خانقاہ حشمتیہ پیلی بھیت

۷	شہزادۂ سرکار کلاں نبیرۂ حضور اشرفی میاں حضرت مولینا سیّد اظہار اشرف صاحب اشرفی کچھوچھوی سجّادہ نشین خانقاہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف
۸	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی غلام مجتبے اشرف صاحب اشرفی صدر المدرسین جامعہ دیوان شاہ بھیمڑی
۹	حضرت مولانا سیّد شاہ محمّد عارف صاحب رضوی شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف
۱۰	حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب مفتی جامعہ امجدیہ ناگپور
۱۱	حضرت مولانا غلام رسول صاحب صدر المدرسین بحر العلوم کٹھیار (بہار)
۱۲	حضرت مولانا عبد الجبّار صاحب اعظمی رضوی امام العسکر کشمیر
۱۳	حضرت مولانا سیّد شاہد علی صاحب رضوی صدر مدرس الجامعۃ الاسلامیہ رامپور
۱۴	حضرت مولانا زین العابدین صاحب شیخ الحدیث برہان پور
۱۵	حضرت مولانا منظر حسن امام صدر المدرسین جامعہ رضویہ سہسوان (بہار)
۱۶	حضرت مولانا محمّد عباس صاحب اشرفی رضوی امام مسجد قریشیان پیلی بھیت
۱۷	حضرت مولانا عبد الہادی صاحب شافعی رضوی افریقہ
۱۸	حضرت مولانا احمد مقدّم صاحب شافعی رضوی افریقہ
۱۹	حضرت مولانا عبد الحمید صاحب شافعی رضوی افریقہ

چند خلفاء

۱	حضرت مولانا حافظ الحاج مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب رضوی صدر المدرسین سرچشمۂ ہدایت الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت
۲	حضرت مولانا عبد الودود صاحب گورکھپوری

۳	حضرت مولانا سید محمد عارف صاحب رضوی نانپاروی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف
۴	حضرت الحاج حافظ قاری محمد عنایت رسول صاحب ہدایت نگر پیلی بھیت، فقیر نوری راقم الحروف غفرلہ کے بڑے بھائی صاحب ہیں حضرت مفتی صاحب قبلہ کے سفر حرمین طیبین کے ساتھی بھی ہیں
۵	مولانا کرامت رسول نوری میاں ابن حافظ حاجی محمد عنایت رسول صاحب پیلی بھیت
۶	حضرت مولانا محمود رضا صاحب شہزادہ مفتی جاورہ علامہ مولانا محمد طیب صاحب پیلی بھیت
۷	حافظ عبدالکریم صاحب امام مسجد میوہ فروش اودے پور

زیارتِ حرمین شریفین

حضرت مفتی جہانگیر صاحب مینارہ مسجد بمبئی میں منصب افتاء وخطابت پر فائز ہیں سنہ ۱۴۰۰ھ ۱۴ شعبان معظم کو حضرت کا جہاز روانہ ہوگا۔ ۱۱ شعبان معظم سنہ ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۵ جون سنہ ۱۹۸۰ء بدھ کو والد ماجد شمس الفیوض حضرت الحاج محمد ہدایت رسول صاحب برادر معظم حضرت الحاج محمد عنایت رسول صاحب اور فقیر محمد امانت رسول رضوی بمبئی پہنچے۔ محبی جناب سعید اختر صاحب قریشی رضوی نوری ابنِ محترمی جناب الحاج محمد صدیق صاحب قریشی پیلی بھیتی کے مکان پر قیام ہوا۔ معلوم ہوا کہ حضرت جہانگیر صاحب بھی حج وزیارت کو جارہے ہیں۔ لہٰذا والد ماجد کے ساتھ ہم دونوں بھائی مینارہ مسجد حاضر ہوئے جب حضرت مفتی صاحب کے حجرے میں پہنچے تو مفتی صاحب کچھ تحریر فرمارہے تھے خادم کو اور والد صاحب کو جو دیکھا تو حضرت کھڑے ہوگئے۔ بعد معانقہ مصافحہ فرمایا مفتی صاحب بہت ہی مسرور ہوئے والد ماجد نے عرض کیا قاری صاحب اور حافظ صاحب شب برأت کے بعد حج وزیارت کو روانہ ہورہے ہیں معلوم ہوا کہ حضرت بھی تشریف لیے جارہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا دو دن بعد فقیر کا جہاز روانہ ہورہا ہے آپ کا چار دن بعد جائے گا۔ راقم الحروف محمد امانت رسول نے عرض کیا۔ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ آپ ہی والے جہاز میں ہماری روانگی ہوجائے

فرمایا وقت کم ہے اب ایسا نہیں ہو پائے گا۔

میں نے عرض کیا حضرت رمضان شریف کہاں گزاریں گے۔ مفتی صاحب نے فرمایا آدھے مکۂ معظمہ میں آدھے مدینۂ پاک میں۔ قاری صاحب آپ کا کیا ارادہ ہے۔ میں نے عرض کیا سارے رمضان شریف مدینۂ طیبہ طاہرہ ہی میں گزاروں گا اور میری گزارش ہے کہ حضرت بھی ساتھ ہوں تو کیا خوب ہو فرمایا فقیر تو یہ ارادہ کر چکا پندرہ یہاں پندرہ وہاں۔

میں نے عرض کیا حضرت یہ پندرہ پندرہ کیوں آپ نے مقرر کر دیئے۔ پورے رمضان مکۂ معظمہ میں یا پھر پورے رمضان مدینۂ پاک میں گزارتے۔ فرمایا دونوں مزے چکھنا ہیں مکۂ معظمہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر اور مدینۂ پاک میں ایک نیکی پچاس ہزار کے برابر ہے۔ پھر میں نے عرض کیا۔ حضرت میں نے ایک حدیث شریف سُنی ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا میرے شہر کے رمضان تمام شہروں کے رمضان افضل ہیں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مکۂ معظمہ سے بھی افضل ہوئے مدینۂ پاک کے رمضان۔ مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا میری نظر سے اب تک یہ حدیث پاک نہیں گزری لائیے دکھائیے اگر آپ دکھا دیں تو میں اپنا ارادہ ملتوی کر سکتا ہوں ورنہ نہیں۔ میں نے عرض کیا حضرت وہ کتاب میرے پاس یہاں تو موجود ہے نہیں کیسے دکھاؤں۔ فرمایا تو فقیر کا ارادہ وہی ہے آدھے رمضان مکۂ معظمہ میں آدھے رمضان مدینۂ منورہ میں۔ پھر حضرت نے ناشتہ کرایا اور دعاؤں کے ساتھ ہم کو اجازت دی اور دروازۂ مسجد تک چھوڑنے آئے اور فرمایا مکہ معظمہ میں حاضر ہوتے ہی مجھے تلاش کر لینا۔

---

۱۴ شعبان سنہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۸ جون سنہ ۱۹۸۱ء ہفتہ کو حضرت مفتی صاحب سفر حرمین طیبین کو روانہ ہو گئے ۱۹ شعبان معظم سنہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۳ جولائی سنہ ۱۹۸۱ء جمعرات کو حافظ محمد عنایت رسول صاحب اور فقیر نوری محمد امانت رسول بھی بمبئی سے زیارت حرمین طیبین کو شاہجہاں جہاز سے روانہ ہوئے ۲۹ شعبان ۱۳ جولائی اتوار کو ۵ بجے شام کو عصر کے قریب جدہ ہمارا جہاز پہنچا۔ ہم سب نے جہاز

ہی پر رمضان شریف کا چاند جدے میں گودی پر دیکھا ــــــــ

مکہ معظمہ میں پہلے رمضان کی پہلی سحری

رات کے ایک بجے کے قریب مکہ معظمہ پہنچے۔

حرم شریف میں حاضر ہوئے۔ زیارت کعبۃ اللہ شریف وطواف وسعی وغیرہ سے فارغ ہوئے۔ پھر معلم عمر اکبر کے مکان پر آکر پہلے رمضان کی پہلی سحری ہم لوگوں نے کھائی۔ پھر حرم شریف میں حاضر ہو کر فجر کی اپنی جماعت کر کے نماز ادا کی گئی۔ بوقتِ اشراق طواف سے فارغ ہوئے۔ کیا دیکھا کہ کعبۃ اللہ شریف کے سامنے میزاب رحمت کی طرف حضرت مفتی جہانگیر صاحب تلاوت قرآنِ عظیم فرما رہے ہیں۔ ہم دونوں بھائی مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تلاوت ختم فرما چکے تھے فوراً کھڑے ہو گئے اور معانقہ فرماتے فرماتے حضرت رونے لگے بہت دیر تک رقت طاری رہی۔ میں نے سبب پوچھا۔ فرمایا حرم شریف کے باہر وضو کیا پھر یاد آیا کہ روپیوں کی پیٹی بیت الخلا میں اوپر ٹانگ دی تھی وہیں رہ گئی جا کر دیکھا تو پیٹی ٹنگی ہوئی ملی اسے اُتارا اور کھول کر دیکھا تو سارے روپے غائب تھے بس خالی پیٹی تھی اسمیں سترہ ہزار روپے تھے۔ ایک روپیہ بھی نہیں ملا۔ سب کسی نے نکال لیئے اب فقیر کے پاس ایک روپیہ بھی نہ رہا افسوس اس بات کا ہے کہ یہاں قدم قدم پر پیسے کا خرچ ہے اور فقیر مفلس ہو گیا اللہ جل وعلا کی راہوں میں خرچ کرنا تھا اب کیا کروں۔ میں نے بہت سمجھایا اور عرض کیا حضرت یہ امتحان ہے آپ کوئی فکر نہ کریں۔ بمبئی مینارہ مسجد میں آپ سے ملاقات کر کے جب قیام گاہ پر پہنچے تو میرے والد ماجد شمس الفیوض حضرت الحاج محمد ہدایت رسول صاحب نے فرمایا تھا۔ قاری صاحب حافظ صاحب یہ خوش نصیبی ہے تمہاری کہ حضرت مفتی صاحب بھی حج وزیارت کو تشریف لیئے جا رہے ہیں۔ انکو کوشش کر کے اپنے ساتھ ہی رکھنا اور مفتی صاحب پر خوب خرچ کرنا یہ مولائے کریم کا فضل عظیم ہے کہ اس نے آپ دونوں کو یہ امانت عنایت فرمائی۔ قاری امانت رسول حافظ عنایت رسول اس پر جتنا بھی فخر کرو کم ہے۔ ــــــــ

پھر فقیر نے حضرت مفتی صاحب سے عرض کیا۔ آپ قطعاً کوئی غم بھی دل پر نہ لائیں۔ اس بات ہی کو بھول جائیں۔ امانت رسول اور حافظ عنایت رسول کے پاس اسوقت جتنا پیسہ ہے وہ سب آپ کا ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا یہ تمہارے والد ماجد کی بصیرت افروزی ہے کہ پہلے ہی انھوں نے آپ دونوں کو آگاہ فرمادیا اور تاکید فرمادی۔

پھر مفتی صاحب سے میں نے عرض کیا حضرت اب کیا ارادہ ہے فرمانے لگے ارادہ تو وہی ہے پندرہ رمضان یہاں باقی مدینۂ پاک میں گزاروں گا۔ میں نے کہا پاس پلّے تو کچھ رہا نہیں کیسے کیا کریں گے۔ فرمانے لگے زمزم اور کھجور سے سحری کروں گا اور زمزم کھجور سے افطار کروں گا۔ میں نے عرض کیا حضرت زمزم اور کھجور کے ساتھ ساتھ اور بھی تو نعمتیں ہیں حضرت اب آپ میرے ساتھ ہی مدینۂ پاک چلیں گے سرکار عالمین کے جوارِ رحمت میں زمزم اور کھجوروں کے ساتھ ساتھ قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر نعمتیں بھی پائیں گے اور والد ماجد الحاج محمد ہدایت رسول صاحب کے حکم پر عمل بھی ہو جائے گا۔

مدینۂ طیبہ کو روانگی

تب مفتی صاحب نے فرمایا اب آپ جو چاہو کرو جیسا پروگرام بناؤ میں آپ ہی کے ساتھ چلوں گا۔ آپ ہی کے ساتھ رہوں گا۔ معلّم صاحب کے یہاں ہمارا غلّہ سامان وغیرہ آنا تھا۔ سب سامان لے کر ۵ رمضان ذیشان کو مکۂ معظمہ سے پرائیویٹ کار کا انتظام کر کے مفتی صاحب کو ساتھ لیکر تینوں لوگ مدینۂ پاک کو روانہ ہو گئے۔ شب میں مدینۂ پاک پہنچے۔ مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

کعبۃ اللہ شریف میں ایک دیوبندی افغانی عالم سے مناظرہ

۳ رمضان مبارک کو حضرت مفتی جہانگیر صاحب اور حافظ حاجی محمد عنایت رسول صاحب اور فقیر راقم الحروف محمد امانت رسول رضوی طوافِ کعبہ میں مشغول تھے آخری چکر تھا کہ کعبۃ اللہ

شریف کے سامنے ہی مطاف میں سنگ اسود کی طرف ایک لحیم شحیم سفید ریش شخص نے مفتی صاحب کی طرف بڑھ کر سلام کیا اور درنام دریافت کیا مفتی صاحب نے جواب میں ارشاد فرمایا محمد احمد جہانگیر تلمیذ تلمیذ مولانا الشیخ احمد رضا خاں الہندی پھر مفتی صاحب نے اسکا تعارف چاہا تو بولا۔ افغانستان کے مجاہدین کا وفد لیکر عمرے کو حاضر ہوا ہوں مجاہدین کا صدر ہوں اور عالم بھی اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا مرید و خلیفہ بھی ہوں ـــــــــ بس مفتی صاحب کو جلال آگیا اور فرمانے لگے لاحول ولا قوۃ الا باللہ اس تھانوی گمراہ کا مرید و خلیفہ ہے جس نے میرے آقا و مولیٰ رحمت عالم محبوب رب اعظم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلّم کے علم غیب کے بارے میں اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھا ـــــــــــــــ

> "بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور (صلی اللہ علیہ وسلّم) کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔"

اس عبارت میں تیرے پیر اشرفعلی تھانوی نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلّم کی توہین کی جسکی بنا پر علمائے حرمین شریفین نے اس کفری عبارت پر اسکی تکفیر کا فتویٰ دیا۔ افغانی صدر بوکھلا کر بولا آپ کعبۃ اللہ کے سامنے غلط کہہ رہے ہیں ہمارے تھانوی جی یہ کچھ بھی نہیں لکھا ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا واللہ العظیم میں سچ کہہ رہا ہوں یہی لکھا ہے چل میری قیام گاہ پر تو اسکی کتاب میں دکھا دوں گا۔ پھر اس صدر نے کہا یہ عبارت انھوں نے نہیں لکھی۔ انکار کرتا رہا۔ مفتی صاحب نے فرمایا۔ کعبۃ اللہ شریف میں جھوٹ بول رہا ہے اچھا یہ بتا کہ علم غیب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلّم کے متعلق تیرا کیا عقیدہ ہے۔ تو وہ افغانی صدر بولا ـــــــــــــ

> "علم غیب تو اللہ ہی کو حاصل ہے اللہ کے علاوہ، وہ رسول ہو، نبی ہو، یا غیر نبی کسی کو علم غیب حاصل نہیں جو غیر اللہ کو علم غیب مانے وہ مشرک ہے۔"

اس گفتگو کے دوران ہزاروں لوگوں کی بھیڑ لگ گئی تھی جسمیں اسوقت حرم شریف میں عسکری عربی

پولس والے ڈیوٹی پر تھے سب اس صدر اور مفتی صاحب کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے اور ہم چاروں کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا اور بڑی دلچسپی سے یہ گفتگو سنتے رہے۔ مفتی صاحب نے بغیر کسی خوف وخطر کے فرمایا ــــــ اے افغانی مجاہد رُسن تو اپنے پیر تھانوی کے عقیدۂ باطلہ کفریہ سے توبہ کرلے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور تجدید ایمان کرکے سچا مسلمان بن جا۔ اہل حق کو مشرک کہہ رہا ہے ارے تیرا تیرے پیر تھانوی کا عقیدہ قرآن وحدیث اور اہل سنت کے خلاف ہے۔ اور سن ربّ کعبہ قرآن عظیم میں اپنے نبی و رسول و محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علم غیب کے متعلق سورۃ آل عمران چوتھے پارے کے نویں رکوع میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ــــــ

ترجمہ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر۔

(ترجمہ کنزالایمان)

اے افغانی مجاہد اور سن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے متعلق سورۃ نساء پانچویں پارے کے تیرھویں رکوع میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

ترجمہ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ (کنزالایمان)

اے افغانی مجاہد اور سن اپنے رسولوں کے متعلق سورۃ جن انتیسویں پارے کے بارہویں رکوع میں ربّ کعبہ جل وعلا ارشاد فرماتا ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ــــــ

ترجمہ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلّط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(کنزالایمان)

اے افغانی مجاہد اور شن

سورۃ تکویر تیسویں پارے کے پانچویں رکوع میں اللہ تبارک وتعالیٰ جل وعلا اپنے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝

ترجمہ اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (کنزالایمان)

یہ آیت پڑھ کر مفتی جہانگیر صاحب نے فرمایا ــــ اے افغانی صدر اللہ تبارک و تعالیٰ تو اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرمائے، اپنے نبیوں کو علم غیب سکھائے اور تو کہہ رہا ہے کسی نبی رسول کو علم غیب نہیں ــ یہ تو قرآن عظیم کی چند آیتوں سے فقیر نے علم غیب ثابت کیا ابھی ابھی سیکڑوں حدیثوں سے بھی علم غیب نبی و رسول ثابت کر سکتا ہوں۔ ــــ یہ سُن کر وہ افغانی صدر بالکل مبہوت و خاموش ہو گیا اتنے ہی میں جو عسکری عربی پولس والے اس افغانی صدر کو اور ہم دونوں بھائیوں کو مفتی صاحب کو گھیرے میں لیے ہوئے تھے حالات عجب ہو گئے تھے لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ آج عربی پولس والے مفتی صاحب کو جیل میں ضرور بند کر دیں گے لیکن فضل خدا و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلّم دیکھئے وہ عسکری عربی پولس والے حضرت مفتی صاحب کی اس دلائل بھری گفتگو سے اتنے متأثر ہو چکے تھے کہ حضرت مفتی صاحب سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے صَدَقْتَ يَا شَيْخ صَدَقْتَ يَا شَيْخ مَرْحَبَا صَلُّوْ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْم مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ اور ایک عربی پولس والے نے اس افغانی صدر کے دونوں مونڈھے پکڑے اور مطاف سے ڈھکیلتا ہوا تقریباً پچاس گز دور لیجا کر بٹھال آیا اور پھر مفتی صاحب سے ان عربی پولس والوں نے فرمایا آپ طواف کیجئے۔ بعد فراغ مقام ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم پر نفل پڑھے۔ آب زمزم پیا پھر شیخ معلم کے یہاں قیام گاہ پر پہنچے تو مفتی صاحب بیحد مسرور وشاداں تھے فرمانے لگے یہ سب میرے اعلیٰحضرت سرکار حضور صدر الشریعہ اور حضور مفتی اعظم ہند کا کرم خاص ہے کہ نجدی کی حکومت میں خاص کعبۃ اللہ شریف میں ردِّ وہابیت و نجدیت میں فقیر سے اور ایک گمراہ بد دین سے مناظرہ

کروادیا اور حکومت والوں سے حق کی تائید بھی کرادی اور یہ فتح عظیم عطا فرمائی۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

اپنے ماحول میں اپنے ہم عقیدہ لوگوں میں اپنے ملک میں تو بولنا آسان ہے دوسرے ملک میں سعودی حکومت نجدی ماحول میں مکہ معظمہ میں خاص کعبۃ اللہ شریف میں وہابیوں کے سب سے بڑے مولوی اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ سے حق و باطل پر مناظرہ کرنا اور بلا خوف و خطر ببانگ دہل قرآن کی آیتیں پڑھ کر دلائل کے ساتھ یہ کہنا کہ اپنے عقیدۂ باطلہ سے توبہ کرلے سچا مسلمان بن جا! اور عقیدۂ اہلسنت کو قرآن سے ثابت کرنا، جہاں جیل اور ہتھکڑیاں سامنے ہوں حکومت کے حکم سے سر اور ہاتھ کاٹ لیے جاتے ہوں، بڑے بڑے دل اور کلیجے والے جہاں تھرّاتے ہوں وہاں حضرت مفتی صاحب نے ایک بدعقیدہ افغانی مولوی سے مناظرہ فرمایا کلمۂ حق و صداقت بلند فرمایا اور یہ ثابت فرمادیا کہ ہم نواسۂ رسول شہزادۂ بتول حضرت سیّدنا امام حسین شہید کرب و بلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچّے غلام ہیں انھیں کے نقش قدم پر قائم ہیں ہمیشہ ہر جگہ کلمۂ حق و صداقت کو بلند و بالا ہی کرتے رہیں گے۔ ہم بریلوی اہلسنت ہیں کبھی کہیں کسی بدمذہب سے مات نہیں کھائیں گے۔

آئین جواں مردی حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

۵ رمضان ذیشان ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۸ جولائی ۱۹۸۰ء جمعہ مبارکہ کو مکہ معظمہ سے بذریعہ پرائیویٹ کار حضرت مفتی جہانگیر صاحب کو ساتھ لیکر تینوں لوگ مدینۂ پاک کو روانہ ہوئے شب میں مدینۂ طیبہ پہنچے

بارگاہِ اقدس میں حاضری

شہنشاہ عرب و عجم رحمتِ عالم نور مجسّم رسول اکرم تاجدار حرم شافع اُمم محبوب ربِّ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کے دربار گہر بار کی حاضری وزیارت وخاک بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ مسجد حضرت ابوذر غفاری رضی عنہ اللہ الباری کے قریب ایک مکان میں قیام کیا گیا ________

قطبِ مدینہ سے مُلاقات

مقبول بارگاہ سیّد المرسلین مکین دیار رحمۃ للعٰلمین خلیفۂ اعلیٰ حضرت قطب مدینۂ طیّبہ حضرت علاّمہ مولانا شاہ مفتی ضیاء الدّین احمد مدنی قدس سرّہ النورانی کی خدمت بابرکت میں اسی شب حاضر ہوئے زیارت قدمبوسی کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا ________ یہ بڑے بھائی حافظ محمد عنایت رسول صاحب رضوی ہیں اور یہ استاذ العلماء، حضرت علامہ مفتی جہانگیر صاحب اعظمی ہیں۔ حضرت ضیاء الملّت والدّین نے فرمایا یہ تو شیخ الحدیث ہیں پھر بڑی شفقت ومحبّت فرمائی اور علاّمہ شیخ فضل الرحمٰن صاحب کو حکم دیا کہ دسترخوان بچھایا جائے اور کھانا کھلایا جائے۔ بعد طعام حضرت نے فرمایا ________ قاری صاحب پیر ومرشد حضور اعلیٰ حضرت کی وہ نعت پاک سُنائیے جسکا مطلع ہے ؎

"ذرّے جھڑ کر تیری پیزاروں کے"

بہت دیر تک نعت خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ پھر حضور مفتی اعظم ہند مرشدِ اکرم قطب عالم شہزادۂ اعلیٰحضرت مجدّدِ اعظم کا گرامی نامہ جو فقیر نوری محمد امانت رسول اور حافظ محمد عنایت رسول صاحب کے متعلق حضرت قطبِ مدینہ کو تحریر فرمایا تھا، پیش کیا حضرت مدنی نے اسکو چوما سر پر رکھا اور علاّمہ شیخ فضلُ الرحمٰن سے اپنے صاحبزادۂ عالی شان کو وہ گرامی نامہ قلمی دیا اور فرمایا اسکو ہماری صندوقچی میں رکھدیجئے۔ بعدہٗ سرکار مفتی اعظم ہند قبلہ کا تذکرہ بہت دیر تک فرماتے رہے۔

حمایت بابا

حضور ضیاء الملّت والدّین مدنی نے ارشاد فرمایا ________ قاری صاحب تم تو حمایت بابا ہو حمایت بابا مرحبا مرحبا ________ حضرت مفتی جہانگیر صاحب یہ سمجھے کہ شاید حضرت مدنی نام بھول گئے ہیں یوں حمایت بابا فرما رہے ہیں فوراً لقمہ دیدیا کہ حضرت یہ تو حمایت بابا نہیں امانت بابا ہیں ________ قطب مدینہ نے برجستہ فرمایا

مفتی جہانگیر صاحب یہ تو قاری امانت رسول کا دوسرا حج ہے جب یہ پہلے حج کو بھی نہیں آئے تھے جب سے میں انکو جانتا ہوں انکی لوح میری نظر کے سامنے رہتی ہے۔ یہ دین کی حمایت کرتے ہیں ——— پھر سبز گنبد کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا ——— سبز گنبد والے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انکی حمایت پر ہیں اور جو انکے ساتھ ہے وہ عافیت میں ہے۔ ———

——— یہ تھا حضرت کا کشف کہ بغیر بتائے جسکا اظہار اپنی کرامت سے فرمایا ———

شیخ الحدیث بحر العلوم

جب ۷، ذی الحجۃ المبارکہ کو تین مہینے ایک روز مدینہ پاک میں قیام کے بعد مدینہ طیبہ سے احرام باندھ کر حج کے لیے روانگی کی اجازت لینے قطب مدینہ حضرت ضیاء الملت والدین کی خدمت میں فقیر نوری محمد امانت رسول اور حافظ محمد عنایت رسول صاحب اور حضرت مفتی جہانگیر صاحب تینوں لوگ حاضر ہوئے۔ حضرت مفتی جہانگیر صاحب نے حضرت مدنی سے دعائے حفاظت اور بعد فراغ حج دوبارہ پھر مدینہ پاک میں حاضری کے دعا کے لیے گزارش کی تو حضرت مدنی نے برجستہ فرمایا ——— آپ تو میرے حمایت بابا کے ساتھ ہیں جائیے اللہ والوں کی حفاظت میں ہیں ——— اور راقم الحروف محمد امانت رسول رضوی کو مخاطب کرکے فرمایا ——— حمایت بابا آپ بھی سن لو آپ اور آپ کے بھائی حافظ صاحب بڑے خوش نصیب ہو خوش بخت ہو اور مفتی صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا حمایت بابا آپ کے ساتھ دین ہے بحر العلوم ہے شیخ الحدیث ہے اس پر جتنا فخر کرو کم ہے ———

شہنشاہِ عالمین کی بارگاہِ اقدس

۷، ذی الحجۃ المبارکہ کو سرکار دو عالم شہنشاہ عرب و عجم رسول اکرم نور مجسم فخر حضرت آدم نبی آدم شفیع امم محبوب رب اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و علٰی آلہ وصحبہ وبشرف وکرم کے حضور سگانِ کوئے مدینہ نے حاضری دی بصد ہزار ادب واحترام صلاۃ وسلام کے تحفے ہدیے نذر انے

پیش کیے اور اجازت طلب کر کے احرام کی حالت میں مدینۂ طیبہ سے حج کے لیے روانہ ہوئے۔
بعدہٗ حج وطواف وسعی مکۂ معظمہ، منیٰ، مزدلفہ، عرفات میں ارکان حج وغیرہ
ادا کر کے ۱۴ ذی الحجۃ المبارکہ کی شام میں مکۂ معظمہ سے مدینۂ طیبہ کو پرائیویٹ کار سے شب میں
حاضر ہو گئے ـــــــ

حضرت ضیاء الملّت مدنی سے خلافت

راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی کو
پہلی بار کی حاضریٔ حرمین طیّبین ہمراہ والدین ماجدین ۱۹۷۵ء میں پانچ سال قبل ہی اٹھارہ برس
کی عمر ہی میں خلیفۂ اعلیٰحضرت قطب مدینہ حضرت ضیاء الملّت والدّین اپنی خلافت واجازت عطا فرما چکے
تھے۔ حضرت مفتی جہانگیر صاحب کا جہاز راقم الحروف سے دو روز قبل ہی جدّے سے روانہ ہونے
والا تھا لہٰذا ۱۵ ذی الحجۃ المبارکہ جمعہ ۲۴ اکتوبر ہی کو حضرت مفتی جہانگیر صاحب مدینۂ طیّبہ سے
روانہ ہوئے۔ واپسی کے وقت حضرت مفتی صاحب نے فرمایا۔ خلیفۂ اعلیٰحضرت حضرت ضیاء الملّت
کی خلافت سے لوگ سرفراز ہوئے اور فقیر کی واپسی کا وقت آگیا فقیر رہ گیا۔ اس سے قبل مفتی صاحب
نے فرمایا ہی نہ تھا بہر کیف حضرت مدنی کی خدمت میں مفتی صاحب کو لیکر حاضر ہوئے
حضرت مدنی سے گزارش کی گئی۔ فوراً حضرت مدنی نے مفتی صاحب کو اپنی خلافت واجازت عطا
فرمائی پھر ہم نے مفتی صاحب کو بذریعہ بس مدینۂ پاک سے جدے کے لیے روانہ کیا اور ۱۸ ذی الحجۃ
المبارکہ ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۰ء پیر شریف کو بعد نماز مغرب حافظ حاجی محمد عنایت رسول
صاحب اور فقیر نوری کی مدینۂ طیبہ طاہرہ سے بذریعہ بس روانگی ہوئی مولائے کریم عزوجل
پھر مدینۂ پاک کی حاضری نصیب فرمائے ؎

مدینے جائیں پھر آئیں مدینے پھر جائیں
اسی میں عمر ہماری تمام ہو جائے

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولےٰ
عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولےٰ

بیٹھیں جو درپاک پیمبر کے حضور
ایمان پر اسوقت اٹھانا مولے

(از اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی)

خلیفۂ اعلیٰحضرت قطب مدینۂ طیبہ ہیں

راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی برکاتی عفرلہ القوی کے

والد ماجد شمس الفیوض حضرت الحاج محمد ہدایت رسول صاحب فرماتے تھے. خلیفۂ اعلیٰحضرت مکین دیار سیّد المرسلین حضرت مولانا شاہ ضیاء الدّین احمد مدنی قدس سرّہ النورانی قطب مدینہ طیّبہ ہیں. پانچ مرتبہ فقیر حج و زیارت سے مشرّف ہوا ____

حضور مجاہد ملّت عارف باللہ حضرت علامہ شاہ حبیب الرّحمٰن صاحب قبلہ رئیس اعظم اُڑیسہ اور شیر بیشۂ سنّت مناظر اعظم ہند حضرت علامہ مولانا حشمت علی صاحب لکھنوی ثم پیلی بھیتی اور محدّث اعظم ہند مخدوم خاندانِ اشرفیت علامہ سیّد محمد اشرفی کچھوچھوی بھی سفر حرمین طیّبین میں ساتھ تھے تینوں بزرگوں سے گفتگو ہوئی تینوں بزرگوں کو مدینۂ پاک میں حضرت ضیاء الملّت والدّین مدنی کے قدم چومتے دیکھا اور حضرت مدنی کا بیحد احترام کرتے دیکھا۔ تینوں بزرگوں سے خوب گفتگو ہوئی۔ تینوں بزرگوں نے حضرت مدنی کو قطب مدینۂ طیّبہ فرمایا ____

والد ماجد الحاج محمد ہدایت رسول صاحب نے فرمایا ____ محقق بے بدل عارف اکمل فقیہ باعمل حضرت ابو المساکین علامہ شاہ محمد ضیاء الدّین صاحب امانی غازی پوری ثم پیلی بھیتی اور نبیرۂ حضور محدّث سورتی حضرت مولانا شاہ مانا میاں صاحب بھی حضرت ضیاء الملّت مدنی کو قطب مدینہ طیّبہ فرماتے تھے ____

(حضور مفتی اعظم ہند قبلہ اور قطب مدینۂ طیّبہ صہ۲۳)

بقول مفسّر اعظم ہند قطب مدینۂ طیّبہ

والد ماجد شمس الفیوض حضرت الحاج محمد ہدایت رسول صاحب پیلی بھیتی فرماتے ہیں ____ مفسّر اعظم ہند نبیرۂ اعلیٰحضرت مخدوم ملّت حضرت علامہ شاہ مفتی

محمدؐ ابراہیم رضا خاں صاحب جیلانی میاں جب مدینۂ طیبہ پہنچے اور سبز گنبد پر پہلی نظر پڑی تو یہ دعا کی قطب مدینہ سے ابھی ملاقات ہوجائے یہ دعا ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ حضور ضیاء الملت والدین مدنی فوراً تشریف لے آئے اور حضرت مفسرؐ اعظم ہند کی پشت پر ہاتھ رکھ کر فرمانے لگے میرے مخدوم گرامی فقیر کو آپ نے طلب کیا فقیر حاضر ہے فرمائیے کیا حکم ہے ______ حضرت جیلانی میاں فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ______ قطب مدینۂ طیبہ آپ ہی ہیں ______ حضور ضیاء الملت مدنی نے فرمایا یہ سب آپکے جدّ امجد حضور اعلیٰحضرت پیر و مرشد چودھویں صدی کے مجدد قدس سرّہ کا عطیہ ہے فقیر تو خادم ہے۔ (حضور مفتی اعظم ہند قبلہ اور قطب مدینۂ طیبہ ص۲۴)

تصنیفات و تراجم

بحر العلوم استاذ العلماء علامہ الحاج شاہ مفتی جہانگیر صاحب کی عمر کا پہلا حصّہ تدریس و تقریر اور افتاء سے متعلق رہا حضرت مفتی صاحب نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود ترجمہ و تصنیف کا جو کام کیا ہے اس میں سے بعض کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں ______

۱ ترجمہ سورۂ فاتحہ ______ (غیر مطبوعہ)

۲ ترجمہ خلاصۃ الوفاء ______ (غیر مطبوعہ)

مدینۂ منوّرہ میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلّم کے روضۂ انور کے قریب ریاض الجنّہ میں ترجمہ سورۂ فاتحہ مکمل کیا اور ترجمہ خلاصۃ الوفا بھی شروع کر دیا تھا جو نامکمل تھا۔ فقیر راقم الحروف اور حافظ محمد عنایت رسول صاحب بھی حضرت مفتی صاحب کے ساتھ ریاض الجنّہ میں حاضر تھے۔ عام فہم ترجمہ قرآن عظیم و فرقان قدیم بھی شروع فرما دیا تھا۔ ______

۳ اصولِ حدیث ______ عربی ______ (مطبوعہ رضا اکیڈمی رامپور)

۴ حق پر ہم ہیں ردِّ حق پر کون ______ (غیر مطبوعہ)

۵ ترجمہ المعتقد المنتقد ______

" ______

۶ نسیم الوردہ ترجمہ قصیدۂ بردہ ______ (مطبوعہ مکتبۃ المصطفٰے بریلی شریف)

۷ ترجمہ نور العین فی مشہد الحسین ـــــــ تصنیف امام ابو اسحاق اسفرائنی علیہ الرحمہ

۸ ترجمہ قرۃ العین فی اخذ ثار الحسین ـــــــ غیر مطبوعہ

۹ خطباتِ جہانگیری ـــــــ مطبوعہ قادری اکیڈمی نشتر خانہ رامپور

۱۰ ترجمہ انباء الاذکیا فی حیات الانبیاء ـــــــ مطبوعہ منظرِ اسلام بریلی شریف

وصال پُر ملال

۱۳ ربیع الآخر شریف ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۸ اگست ۱۹۹۶ء صبح صادق کے قریب بروز پیر شریف کو اپنے مکان میں وصال فرمایا ـــــــ

سوینہ کھیڑا سیکٹر ۱۲ برکت کالونی مکان ۸۶، سے تقریباً ایک میٹر پر پہاڑی والے قبرستان میں حضرت کا مزار پُر انوار بنایا گیا ـــــــ

جہانگیری منقبت

از: راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول قادری چشتی برکاتی رضوی پیلی بھیتی غفرلہ القوی

مفتیٔ دین و ملّت جہانگیر ہیں ـــ پیکرِ علم و حکمت جہانگیر ہیں

جنکے شاگرد ہیں شاہِ اختر رضا ـــ تاجدارِ فضیلت جہانگیر ہیں

خوب دیتے تھے درسِ حدیثِ رسول ـــ رازدارِ حقیقت جہانگیر ہیں

درس و تدریس تحقیق کے شیخ تھے! ـــ دار الافتاء کی زینت جہانگیر ہیں

چلتا پھرتا مدرسہ تھے بحر العلوم ـــ عکسِ صدر الشریعت جہانگیر ہیں

ہر جگہ جس نے احقاقِ حق ہی کیا ـــ کوہِ صدق و صداقت جہانگیر ہیں

جس نے کعبے میں ابطال باطل کیا
جبلِ استقامت جہانگیر ہیں

کردیا اک وہابی کو کعبے میں بھی
جس نے مبہوت حضرت جہانگیر ہیں

لگ گئی بھیڑ سب عسکری آگئے
صاحبِ فتح ونصرت جہانگیر ہیں

حرمینِ شریفین میں مرحبا
ساتھ حافظ عنایت جہانگیر ہیں

حج میں قاری امانت کے ہمراہ تھے
وہ رفیق زیارت جہانگیر ہیں

مفتیٔ اعظم ہند کی تھی جھلک
جنکا تقویٰ طہارت جہانگیر ہیں

ناشرِ مسلکِ شاہ احمد رضا
عاشقِ اعلیٰحضرت جہانگیر ہیں

دی رضاؔ و کرامت عنایت کو بھی
جس نے اپنی خلافت جہانگیر ہیں

بچپنے ہی میں جس نے کلامِ خدا
کرلیا حفظ حضرت جہانگیر ہیں

وہ محدّث، مفسّر مصنّف بھی تھے
اور پیرِ طریقت جہانگیر ہیں

نائب مفتیٔ اعظم ہند بھی
رہبرِ اہل سنّت جہانگیر ہیں

جنکے شاگرد ہیں مولوی چھ ہزار
وہ امینِ شریعت جہانگیر ہیں

ہر برس پہنچتے تھے پلی بھیت میں
شمعِ بزمِ ہدایت جہانگیر ہیں

شہ ضیا نے کہا اے امانتؔ رسول
بحرِ علمِ شریعت جہانگیر ہیں

۲۶، ۲۷ ستمبر ۱۹۹۷ء جمعرات، جمعہ مبارکہ کو سرزمین اودے پور راجستھان میں بحرالعلوم استاذالعلما حضرت علامہ مفتی جہانگیر صاحب علیہ رحمۃ المولی الواہب کا عرس چہلم فقیر راقم الحروف کی صدارت اور صاحب سجادۂ خانقاہ رضویہ نبیرۂ اعلیٰحضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سبحان رضا خاں صاحب سبحانی میاں زید مجدہ السامی کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ عرس چہلم میں اجمیر شریف سے اودے پور جاتے وقت بس میں مندرجہ بالا اشعار قلمبند ہوئے جو عرس میں بھی پیش کیے گئے۔

☆☆☆

بابری مسجد کا سانحہ عظیم اور مفتی صاحب کی کھلی کرامت

بابری مسجد کے سانحہ عظیم کے سلسلے میں ملک بھر میں بدامنی اور بے چینی کی لہر ہر طرف پھیلی تھی۔ استاذ العلما بحر العلوم حضرت علامہ مفتی جہانگیر صاحب انھیں ایام میں پیلی بھیت میں راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول کے مکان پر تشریف فرما تھے ـــــــ کرفیو جاری تھا حالات کے پیش نظر جمعرات کو اخبارات میں حکومت کی جانب سے اعلان ہوا کہ کل (جمعہ) کو بھی پورے دن کرفیو جاری رہے گا اور نمازِ جمعہ کے لئے بھی نہیں ہٹایا جائے گا اپنے اپنے گھروں ہی میں لوگ نماز پڑھ لیں ـــــــ جمعہ کے دن صبح میں حضرت مفتی جہانگیر صاحب نے فرمایا اس حالات میں مکانوں میں تو جمعہ کے شرائط پورے نہیں ہوتے لہذا جمعہ کی نماز نہیں ہو سکتی مسجد ہی میں پڑھنا ہے۔ فرمایا قاری صاحب آپ اور اچھے بھائی! اور ریاض بھائی وغیرہ ڈی۔ ایم صاحب کے یہاں جائیں اور کہیں کہ نماز جمعہ پڑھنے کے لیے مسلمانوں کو ایک گھنٹے کی اجازت دی جائے تاکہ نمازِ جمعہ مسجد میں ادا کی جاسکے" ـــــــ ریاض بھائی ایم ایل اے (مفتی صاحب کے مریدِ خاص) اور اچھے بھائی مینیجر، سید زاہد علی چیرمین وغیرہ نے کہا بہت مشکل ہے کیونکہ بریلی شریف میں بھی اجازت نہیں دی گئی تو مفتی صاحب نے فرمایا جائیے انشاء اللہ تعالےٰ ضرور اجازت ملے گی۔ لہذا کار سے ڈی ایم صاحب کے یہاں پہنچے اور گفتگو شروع کی۔ ڈی ایم صاحب کسی طور پر اجازت دینے پر راضی نہ ہوئے۔ سب لوگ مایوس ہو گئے لیکن مفتی صاحب اپنی روشن ضمیری سے پہلے ہی فرما چکے تھے جائیے اجازت ضرور مل جائے گی اب مشیت ربی کو ملاحظہ فرمایئے کہ چلتے وقت ڈی ایم صاحب نے کہا کہ ایک شرط پر اجازت دے سکتا ہوں وہ یہ کہ ساڑھے بارہ سے چار بجے تک مختلف مسجدوں میں نماز جمعہ ہوتی ہے اگر ہر مسجد میں ایک بجے نماز جمعہ پڑھ لیں تو مسلمانوں کو ایک گھنٹے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ تھی حضرت مفتی جہانگیر صاحب کی روشن ضمیری اور کرامت جو اہل پیلی بھیت نے اپنی نگاہوں سے دیکھی۔

بحر العلوم کی فراست اور روشن ضمیری

۲۸ر اکتوبر ۱۹۹۳ء کو سرچشمۂ ہدایت الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر بیلی بھیت کے سالانہ جشن دستار فضیلت وعرس اعلیٰحضرت وعرس حضور مفتی اعظم ہند وشمس الفیوض حضرت الحاج محمد ہدایت رسول صاحب علیہم الرحمہ کے اجلاس میں تقریباً ایکسو علما مشائخ ومفتیان کرام وشعرائے خوش کلام جلوہ بار ہیں تقریباً چالیس ہزار کا مجمع ہے مفتی نانپارہ بلبل ہند حضرت علامہ شاہ مفتی محمد رجب علی صاحب قبلہ تقریر فرما رہے ہیں۔ دوران تقریر ایک حدیث شریف پڑھی مامن مسلم یسلم علی الارد اللہ علی روحی فارد علیہ السلام پھر مفتی نانپارہ نے فرمایا ہمارے اکابر یہاں بیٹھے ہیں میں اس حدیث کے ان جملوں کا ترجمہ جو کرتا ہوں اپنی سمجھ سے ہمارے اکابر رہنمائی فرما دیں گے تو رد اللہ علی روحی کا ترجمہ میں یوں بیان کرتا ہوں کہ ــــــــ

"اللہ تعالےٰ میری روحانیت کو سلام پڑھنے والے کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے"

استاذ العلما بحر العلوم حضرت علامہ شاہ مفتی جہانگیر صاحب اعظمی نے برجستہ مائک پر آکر ارشاد فرمایا میں اسکا ترجمہ یوں کرتا ہوں کہ ــــــــ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی طرف مشغولیت سے مجھے سلام پڑھنے والے کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کی یاد میں مشغول ہوتے ہیں) ــــــــ

حضرت مفتی نانپارہ نے استاذ العلما مفتی جہانگیر صاحب کے اس ترجمہ وتشریح کو تسلیم فرماتے ہوئے خوشی کا اظہار فرمایا۔ ــــــــ

لقب مفتی اعظم ہند پر مفتی صاحب کا ایک اہم فتویٰ

کیا فرماتے ہیں حضرات مفتیان کرام ومحققین عظام اس مسئلہ میں کہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنّت علامہ شیخ مصطفےٰ رضا خاں صاحب قبلہ بریلوی علیہ الرحمہ کا لقب مبارک مفتی اعظم ہند ہے

جب کوئی ان کا لقب مبارک اپنی زبان و تحریر پر لاتا ہے تو لوگ فوراً سمجھ جاتے ہیں کہ اس سے مراد شہزادۂ اعلیٰ حضرت کی ذات ہے۔ ہندو بیرون ہند بلکہ ساری دنیا میں شہزادۂ اعلیٰحضرت کو حضور مفتی اعظم ہند کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے لیکن مولوی شہاب الدین صاحب بہرائچی کی مرتبہ تصنیف "مفتی اعظم اور انکے خلفاء" کے صفحہ ۸۶ پر مولانا سید شاہد علی صاحب رامپوری کے مضمون میں یوں تحریر ہے ــــــــــ

> رہا حضرت کے لقب میں مفتی اعظم کے ساتھ ہند کا اضافہ تو یہ اب تک ثابت نہ ہو سکا کہ کس نے کیا؟ کیوں کیا؟ اور کب کیا؟

اور اس کتاب میں مفتی اعظم ہند کو مفتی اعظم ہی لکھا پتہ یہ چلتا ہے کہ لقب محترم کے ایک جز یعنی ہند کا بائیکاٹ کیا گیا ہے اور کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا حقائق کے ساتھ فقیر نوری کو تسلی بخش جواب عنایت فرمایا جائے۔

فقیر نوری محمد امانت رسول پیلی بھیتی سگ بارگاہ رضوی برکاتی قادری

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

إن اللہ یہدی من یشاء إلی صراط مستقیم کثیر بشیر علمائے جم غفیر کا چشم و چراغ اعلیٰ حضرت علامہ شیخ مصطفےٰ رضا خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مفتی اعظم ہند کے لقب سے ملقب کرنے پر متفق ہونا ہی ہر ذی انصاف کے کافی ووافی تھا اور اس سوال کا محل ہی نہ تھا کہ ہند کا اضافہ کس نے کیا؟ کیوں کیا؟ اور کب کیا؟ اور اسکے استشہاد میں صدر الافاضل کے دعوت نامہ سنّی کانفرنس بنارس کا مضمون نقل کرنا بھی بے محل ہے۔ جبکہ اس تحریر کا سن ۱۹۴۶ء ہے اور مجھ فقیر جہانگیر کے پاس صدر الافاضل کی قلمی تحریر موجود ہے جو مظہر اسلام کے ابتدائی تعارف کے بارے میں انھوں نے لکھی اس قلمی تحریر میں تین جگہ حضرت کو مفتی اعظم ہند لکھا اور وہ تحریر ۱۳۶۱ھ

کی ہے جو عیسوی سے ۱۹۴۰ئہ ہوتی ہے جو شاہد میاں کے استشہاد والی عبارت سے چھ سال قبل
کی ہے یوں بھی نوپیدا نا بالغ ہے اور شہادت کے قبول کرنے کی شرط بلوغ ہے لہذا اذا
فات الشرط فات المشروط شاہد میاں آپ کی پیدائش سے قبل ہی سے تمام علمائے
اہلسنّت حضرت کو مفتی اعظم ہند کے لقب سے ممتاز کرتے چلے آرہے ہیں لہذا آپ کو یہ تکلیف
کرنے کی حاجت ہی نہیں کہ کس نے کیا؟ کیوں کیا اور کب کیا؟ تعجب تو یہ ہے کہ حضرت کے
پیڈ پر بھی مدتوں سے مفتی اعظم ہند چھپا ہوا ہے اور حضرت نے اسے ناپسند نہیں کیا بلکہ ظاہر
یہی ہے کہ حضرت کا بھی پسندیدہ لقب ہند کے ساتھ ہی تھا ورنہ پیڈ پر سے حضرت نکلوا دیتے
تو پھر انکے مرید و خلفا کیوں چوں چرا کر رہے ہیں فیا للعجب ھذا عندی والحق
عند ربی وھو یھدی الی صراط مّستقیم فیایھا الذین امنو
اتقوا اللّٰہ وکونو مع الصّٰدقین ولا تشاقوا المفتی الاعظم
الھندی الامین الکریم ولا تسرفوا انہ لایحب المسرفین
واللّٰہ تعالی اعلم ثم رسولہ صلی علیہ والہ وسلم والعبد
الفقیر محمّد احمد جہانگیر سابق مفتی مرکز اہلسنّت منظر اسلام بریلی شریف
وارد حال کچہری مسجد بریلی شریف ۲۱ ربیع الغوث ۱۴۱۲ھ ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء

برہان الملّت کے قلم سے لقب "مفتی اعظم ہند" کی تائید

برہان الملّت خلیفۂ اعلحضرت علّامہ شاہ مفتی محمد برہان الحق صاحب رضوی مفتی جبلپور علیہ رحمۃ
المولی الغفور کی ذات بابرکات محتاج تعارف نہیں، حضرت برہان الملّت کو یہ شرف حاصل ہے کہ
خود بھی اعلحضرت سرکار فاضل بریلوی علیہ رحمۃ القوی کے خلیفہ ہیں اور آپ کے والد ماجد عبد السلام
حضرت علّامہ شاہ مفتی عبد السلام علیہ رحمۃ المولی المنعام بھی اعلیٰ حضرت سرکار علیہ رحمۃ الغفار کے
خلیفہ ہیں۔

حضرت برہان الملت تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے مجھ فقیر کو ہمیشہ اپنا بھائی فرمایا اس بنا پر کہ اعلیٰحضرت مجدد دین وملت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خادم کو اپنا روحانی بیٹا فرمایا۔ میں نے جو زمانہ بریلی شریف میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور تعلیم علوم دین اور اکتساب فیوض وبرکات ظاہری وباطنی اور روحانی حاصل کرنے کے لیے گزارا اس زمانے میں حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے میرا تعلق سگے بھائیوں جیسا رہا اور وہی نعمت وصال کے وقت تک قائم رہی۔ حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ اکثر فرماتے میرا ایک گھر بریلی شریف میں ہے اور دوسرا گھر جبلپور میں ہے۔ فقیر حالاں کہ آستانۂ عالیہ رضویہ کا ادنیٰ ترین خادم ہے لیکن حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے ہمیشہ مجھے اپنے برابر رکھا اور اعلیٰحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنے ایک طویل قصیدے میں جہاں اپنے شاگردوں اور خلفاء کا ذکر فرمایا ہے اس خادم کا حضرت مفتی اعظم ہند کے ساتھ ذکر فرمایا ہے حضور مفتی اعظم ہند کا اسم گرامی مشہور مصطفےٰ رضا خاں اور کنیت آل الرحمٰن ہے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قصیدے کے ایک شعر میں ہم دونوں کا ذکر فرمایا اور پھر ایک شعر ہی میں نہیں بلکہ ایک ہی مصرعے میں ہم دونوں کے ناموں کو جمع فرمادیا جبکہ ہر شاگرد وخلیفہ کا ذکر علیحدہ علیحدہ شعر میں فرمایا ہے ہمارے متعلق جو ارشاد فرمایا وہ یہ ہے ؎

آل الرحمٰن برہان الحق ! شرق پہ برق گراتے یہ ہیں

یہی برہان الملت روحانی فرزند اعلیٰ حضرت علامہ شاہ مفتی محمد برہان الحق صاحب رضوی جبلپوری نے مئی ۱۹۸۳ء کے ماہنامہ استقامت کانپور مفتی اعظم نمبر میں اپنے ایک مضمون بنام "مفتی اعظم ہند ایک تاریخ ساز شخصیت" کے اندر اپنے قلم حق رقم سے ۲۷ جگہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو مفتی اعظم ہند تحریر فرمایا

نمونۂ کلام

حضرت مفتی جہانگیر صاحب علیہ الرحمہ کو شعروشاعری سے بھی دلچسپی تھی۔ عرس رضوی کے مشاعروں میں اکثر شرکت فرماتے اور اپنا کلام بھی سناتے تخلص احمد فرماتے ۱۹۸۰ء

میں راقم الحروف محمد امانت رسول رضوی بھی مفتی صاحب کے ساتھ مدینۂ طیبہ میں حاضر تھا۔ یہ اشعار مدینۂ طیبہ میں قلمبند فرمائے۔

یا الٰہی سخت ہیں بیمار ھم | زار ہم نادار ہم ناچار ھم
کچھ نہیں رب کی عبادت کر سکے | زندگی بھر ہی رہے بیکار ھم
نفس نے ہمکو پریشاں کر دیا | اسکی ذلت سے ہوئے ہیں خوار ھم
اپنی بدکاری کو دھونے کے لیے | ہو گئے ہیں حاضرِ دربار ھم
یہ ہے دربارِ مدینہ عاصیو! | آ گئے ہیں بہرِ استغفار ھم
تارے ہیں اصحاب عترت ناؤ ہے | اُسپے چڑھکے ہونگے دریا پار ھم
اس پہ چڑھنے کا ٹکٹ ہم کو ملے | تا کہ کرلیں چڑھ کے دوزخ پار ھم
احمد و اصحاب بخشش کے لیئے | کرتے ہیں طیبہ میں استغفار ھم

احمدِ بدکار غفراں کے لیئے
ہو گئے ہیں حاضرِ دربار ھم

زباں پہلے ترنّم ریز ہو تو حمدِ رحماں میں
پھر اُسکے بعد نعتِ مصطفٰے سلطانِ خوباں میں
جناب غوثِ اعظم کی ثنا سے فیض حاصل کر
قلم جولاں ہو تو پھر مدحتِ احمد رضا خاں میں

یارسول اللہ دل ناشاد ہے! | آپ سے فریاد ہے فریاد ہے
نفس نے برباد کر ڈالا مجھے | آہ کتنا ظالم و جلّاد ہے
آج کا صوفی ہے بندہ نفس کا | گویا وہ فرعون ہے شدّاد ہے

کہتا ہے رُونے نمازیں چیز کیا — وہ تو پہنچا سیدھا خلد اباد ہے

ہاں وہ پہنچا ہے مگر سمجھے کہاں — نارِ دوزخ بھی تو خلد اباد ہے

صلح کلّی مولوی کو کیا کہوں — اسکا مذہب دین سے آزاد ہے

دیوبندی بدعقیدوں کو کیا کہوں — گمرہی کا پاوڈر ہے کھاد ہے

یارسول اللہ دہائی آپ کی — ساری امّت طالب امداد ہے

اک تمنّا رہ گئی ہے الغیاث — وکلی دنیا اس سے ہی آباد ہے

موت آئے آپ کے قدموں تلے
سب کہیں احمد کا دل اب شاد ہے

○

پیلی بھیت کے دار العلوم مدینۃ الاسلام ہدایت نگر میں ہر سال ۲۸ اکتوبر کے جشن عرس وغیرہ میں پابندی کے ساتھ جلوہ بار ہوتے

فقیر نوری محمد امانت رسُول رضوی غفرلہٗ ہر سال اپنے مکان پر محفل رضوی جلسۂ نوری وغیرہ منعقد کرتا مرشد برحق سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ اکثر تشریف لاتے اور بہت سے علمائے کرام جلوہ بار ہوتے حضور مفتی اعظم ہند مرشد اکرم قطب زمانہ قدس سرہٗ نے فقیر کو حکم فرمایا تھا کہ ۲۸ اکتوبر کو اعلحضرت سرکار نے وصال فرمایا فقیر نے حافظ احمد میاں صاحب رضوی سے کہ اس تاریخ پر پیلی بھیت میں عرس اعلحضرت کیجئے۔ اب وہاں عرس ہوتا نہیں ہے لہذا آپ کو حکم دیتا ہوں کہ ۲۸ اکتوبر کو ضرور عرس اعلحضرت کیا کیجئے۔ ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ جمعہ مبارکہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں اعلحضرت سرکار علیہ رحمۃ الغفار نے وصال فرمایا تو ۲۸ اکتوبر بھی اصل وصال کی تاریخ ہوئی لہذا مرشد برحق علیہ رضوان الحق کے حسب الحکم فقیر اپنے غریب خانہ پہ بھی جلسہ عرس وغیرہ کرتا رہا ۱۴۰۲ھ میں حضور پرنور مرشد برحق سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کے

وصال پرملال کے بعد برابر پابندی کے ساتھ ہر سال استاذ محترم استاذ الاساتذہ بحر العلوم علامہ شاہ مفتی جہانگیر صاحب قبلہ باغیچۂ ہدایت نگرا در غریب خانہ پر جلسہ میں تشریف لاتے رہے۔

۱۴۱۱ھ میں اپنے باغیچۂ حاجی ہدایت رسول صاحب ہدایت نگر میں نبیرۂ اعلیٰحضرت تاج الاسلام حضرت علامہ شاہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری میاں مدظلہ العالی کے حکم پر اپنی زمین میں فقیر نے سرچشمۂ ہدایت الجامعۃ الرضویہ مدنیۃ الاسلام قائم کیا اسمیں بھی حضرت مفتی صاحب تشریف لائے پھر گھر کا جلسہ جامعہ رضویہ مدنیۃ الاسلام کے جشن دستار فضیلت وعرس اعلیٰحضرت وغیرہ میں منتقل کردیا اور ہر سال کے لیے مدنیۃ الاسلام کے جشن وجلسہ وعرس وکانفرنس کی تاریخ ۲۸ ر اکتوبر مقرر کردی تاکہ اسی مبارک تاریخ پر عرس اعلیٰحضرت وغیرہ ہوتا رہے اور لوگ بآسانی اسمیں تشریف فرما ہوتے رہیں اس جشن دار العلوم مدنیۃ الاسلام میں برابر مفتی جہانگیر صاحب جلوہ فرما ہوتے رہے۔

۱۹۹۴ء کی آل انڈیا مفتی اعظم ہند کانفرنس وعرس اعلیٰحضرت وجشن دستار فضیلت وغیرہ میں ۲۸ ر اکتوبر کو دو سو علمائے کرام ومفتیان عظام وشعرائے خوش کلام تشریف لائے تھے اور تقریباً ساٹھ، ستّر ہزار کا مجمع شریک جشن تھا۔ بڑے بڑے عمر دراز بزرگوں نے فرمایا کہ سرزمین پیلی بھیت پر بیک وقت اتنے علماء، مشائخ ومفتیان کرام اور اتنا بڑا مجمع پہلی بار زندگی میں دیکھا گیا یہ سب حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا فیضان اور مفتی صاحب کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ وہ فرماتے تھے کہ پیلی بھیت میں جامعہ رضویہ مدنیۃ الاسلام ہدایت نگر جہانگیر کا دار العلوم ہے فقیر نوری سے اور مدنیۃ الاسلام سے اتنی محبت فرماتے تھے کہ اکثر فرمایا فقیر کے اہل وعیال وغیرہ اودے پور میں ہیں ورنہ فقیر مدنیۃ الاسلام ہدایت نگر میں دفن ہونے کی وصیت کرتا اور فرمایا مدنیۃ الاسلام کا صدر دروازہ جب بنے تو اسکا نام باب علی رکھا جائے۔